فَإِذَا قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ (القرآن)

(اے نبی ﷺ) پس جیسے قرآن ہم تمہیں پڑھائیں ویسا قرآن پڑھا کرو۔

مختصر اور آسان تجوید

از قلم
ابو عثمان
حافظ محمد اکرام

دار القلم
پبلیکیشنز

اس چھوٹی سی کاوش کرنے کا مقصد ان جگر گوشوں کی راہنمائی کرنا ہے جو حفظ القران کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ اس تجوید کے علم کی بہت اہمیت ہے۔ پہلے وقتوں میں اس کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی تھی اور بے تکا قرآن پڑھا دیا جاتا تھا۔ لیکن جب شروع ہوئی تو ظلم یہ ہوا کہ دو دو سال پر محیط ہو گئی۔ مدارس میں ٹائم ضائع ہوتا رہا۔ لوگ فنڈ ز دیتے رہے حالانکہ یہ کام بہت مختصر تھا۔ حفظ کے دوران بھی ہو سکتا تھا۔ مدارس میں حفظ کے یہ چند اسباق پڑھائے ہی نہیں جاتے تھے کہ تجوید بعد میں دو سال لگا کر پڑھائی جائے گی۔

الحمدللہ آج کل رنگین تجویدی قرآن آ چکے ہیں ان کی مدد سے اور کچھ ان قاعدوں کی مدد سے یہ جگر گوشہ قاری قرآن بن سکتا ہے۔ میرا یہ کام ان لوگوں کو جنہوں نے دو سال لگا کر تجوید پڑھی ہے یا پڑھا رہے ہیں۔ پسند آئے یا نہ آئے بہر حال یہ ایک حقیقت ہے اور یہ کوئی اپنی طرف سے نہیں لکھا گیا بلکہ تجوید کی بڑی کتابوں سے ہی مواد چنا گیا ہے تا کہ بچہ جلدی فارغ ہو کر غلبہ اسلام کا کام کر سکے۔

استاد محترم قاری **عبدالغفار عاجز** حفظہ اللہ کے نام جن کی محنت شاقہ اور بھر پور دعاؤں سے توفیق نصیب ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علمی معلومات

❁ عربی کے حروف تہجی 29 ہیں۔ قرآن کے 54 نام ہیں۔

❁ ''O'' یہ نشان آیت کہلاتا ہے۔ آیت مکمل ہونے پر یہ نشان آتا ہے۔ اس کے اندر جو نمبر ہوتا ہے اس آیت کا نمبر ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ فل سٹاپ ہیں۔ قرآن مجید میں کل آیات 6226 ہیں۔ 6666 والی بات ایسے ہی چل نکلی ہے نہ یقین آئے تو گن کر دیکھ لیں۔

❁ اس نشان کو رکوع کہتے ہیں۔

ع (6 / 10 / 12)	اس کے اوپر جو نمبر ہوتا ہو سورۃ کا رکوع نمبر ہوتا ہے۔
	درمیان میں جو نمبر ہوتا ہے وہ اس رکوع میں آیتوں کی تعداد ہوتی ہے۔
	اور جو نیچے والا نمبر ہوتا ہے وہ سپارے کا رکوع نمبر ہوتا ہے۔

یہ رکوع اللہ تعالیٰ یا اللہ کے نبی ﷺ کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ بعد میں بنائے گئے تھے۔ تاہم یہ سہولت اچھی ہے۔ پیراگراف کی شکل بن جاتی ہے جہاں رکوع ہوتا ہے وہاں تقریباً بات کا موضوع بھی بدل جاتا ہے۔ ان کی تعداد 550 ہے۔

❁ **سپارے:** یہ فارسی کے لفظ سی پارہ سے ہے یعنی تیسواں ٹکڑا۔ جو کوئی مہینے میں قرآن ختم کرنا چاہے اس کی سہولت کے لئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ بعد میں بنائے گئے تھے تاہم اس سے سورتیں بری طرح کٹ گئیں۔

❁ **منزل:** یہ ہفتے کا نساب ہے، 7 منزلیں ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں۔

- **قرآن میں سجدے:** قرآن میں پندرہ سجدے ہیں جو دھکے سے چودہ بتلائے جاتے ہیں۔ سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں اور یہ پندرہ سجدے واجب نہیں ہیں بلکہ مستحب ہیں۔ نبی ﷺ نے کیئے بھی ہیں اور چھوڑے بھی ہیں۔

- قرآن مجید میں **114** سورتیں ہیں۔ ان تمام سورتوں کی ترتیب اور ان میں آیات کا نظم و ضبط بالکل اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایسے ہی تھا۔ ان میں کچھ سورتیں مکی ہیں اور کچھ مدنی۔ مکی وہ ہوتی ہیں جو ہمارے پیارے نبی ﷺ پر مکہ میں نازل ہوئیں اور مدنی وہ ہوتیں ہیں جو اس وقت نازل ہوئیں جب آپ ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینے آچکے تھے۔ اور نازل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبریل علیہ السلام آکر جو آپ کو پڑھا جاتے اسے نازل ہونا کہتے ہیں۔

- سورتوں کے نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جبکہ سپاروں کے نام خود ساختہ ہیں جو اپنی سہولت کے لئے بنائے گئے ہیں۔

- ایک سپارے کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ **الربعہ** (ایک پاؤ) **نصف** (آدھا) **الثلثۃ** (تین پاؤ) اور مکمل یہ بھی محض ذاتی سہولت کے لئے بنایا گیا ہے۔

- قرآن مجید کے اعراب (یعنی زیر۔ زبر۔ پیش وغیرہ) حجاج بن یوسف نے لگوائے تھے۔

- قرآن سات قرآءت میں پڑھا جا سکتا ہے لیکن موجودہ "حفص قرآءت" پر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے متفق کیا تھا۔

- قرآن پوری شکل میں نبی ﷺ کے دور میں تھا۔ صحابہ کے سینوں میں اور لکھا گیا موجود تھا۔ لیکن سرکاری سطح پر تحقیق، تصدیق اور گواہی باقی تھی۔ یہ کام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

نے کیا۔

❀ کچھ سورتوں کے نام ایک سے زیادہ بھی ثابت ہیں۔مثلاً:سورۃالفاتحہ ،توبہ ، محمد، مومن وغیرہ۔

1. جب تلاوت کی ابتداء کی جائے تو تعوذ پڑھی جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ (النحل: آیت98)

پس جب قرآن کی تلاوت کرنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

اب تعوذ مختلف قسم کی احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔مثلاً

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم ط

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ. (ابوداؤد،ابن ماجہ۔احمد)

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی جو سننے والا اور جاننے والا ہے شیطان مردود سے۔اس کے جادو سے اس کی پھونک سے اور اس کے نفخے والی تھوک سے۔

ان میں سے کوئی بھی تعوذ پڑھی جاسکتی ہے۔اگر دوران تلاوت باتیں ہوگئی یا اٹھ کر چلے

گئے تو دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

افسوس کہ ہمارے قرآن میں اعوذ باللہ لکھی ہی نہیں ہوتی۔

2. تلاوت کی ابتدا کے بعد اگر سورت بھی شروع ہورہی ہو تو تسمیہ بھی لازمی پڑھیں گے۔ حتی کہ تلاوت کرتے کرتے سورۃ شروع ہوجائے تب بھی بسم اللہ پڑھیں گے۔ بلکہ نماز میں جب کوئی سورت ملائی جائے گی تب بھی بسم اللہ پڑھیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سوائے سورۃ التوبہ کے۔ سورۃ توبہ کے شروع میں بسم اللہ کیوں نہیں ہے؟ یہ فقط اللہ کی ذات جانتی ہے۔ تاویلیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

3. اگر ہم تلاوت کا آغاز کریں تو سورت شروع نہ ہو رہی ہو تو پھر بسم اللہ میں اختیار ہے پڑھنی ہے تو پڑھ لو نہیں تو آپ کی مرضی تاہم پڑھ لینا ہی بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ○ (البقرہ: آیت 121)

”جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس کی آیتوں کی تلاوت کا حق ادا

کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو کفر کرے ان سے تو وہی خسارہ پانے والے ہیں۔

اور یہ حق علم تجوید سے ہی ادا ہو سکتا ہے یا یوں کہہ لیں جس طریقے سے یہ حاصل ہوتا ہے اسے علم تجوید کہتے ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ" قرآن کا ماہر نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا"۔ (صحیح مسلم)
بعض مولوی حضرات قرآن کو گا کر پڑھتے ہیں بغیر تجوید کے۔ یہ ان کی کم علمی ہے ان کو سمجھانا چاہیے ایسا کرنا حرام ہے۔

تجوید کے معنی: تجوید کے لفظی معنیٰ "عمدہ کرنا۔ اچھا کرنا" ہیں۔

تجوید کی تعریف:

ہر حرف کو اس کے مخرج سے نکالنا اور اس کی صفات سے ادا کرنا۔ [جہاں سے حرف نکلتا ہے اسے مخرج کہتے ہیں] خوش آوازی سے پڑھنا' آواز کا موٹا یا باریک ہونا تجوید کے فن میں شامل نہیں تاہم ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن کو خوبصورتی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

مزید آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کسی آواز کو اتنی غور سے نہیں سنتا جتنا خوبصورتی سے پڑھا گیا قرآن سنتا ہے۔ مزید نبی ﷺ نے فرمایا قرآن کو عرب لہجہ میں پڑھا کرو"۔ (موطا امام مالک)

نبی ﷺ صحابہ کو خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتا سن کر بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ ان کی

حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔

لحن کے معنی: لحن کے لغوی معنی غلطی کرنا ہے۔

لحن کی تعریف: تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا' غلط پڑھنا یا بے قاعدہ پڑھنا۔

لحن کی اقسام: لحن کی دو اقسام ہیں۔

1. **لحن جلی** [بڑی غلطی]
2. **لحن خفی** [چھوٹی غلطی]

لحن جلی کی مزید چار اقسام ہیں۔

1. کسی حرف کو بڑھا دینا۔ مثلاً **نَعْبُدُ کو نَعْبُدُوْ** پڑھنا۔ اس میں ''وْ'' کا اضافہ ہوگیا۔
2. کسی حرف کو کم کردینا۔ جیسے **لَمْ یُوْلَدْ کو لَمْ یُلَدْ** پڑھنا۔ اس میں ''وْ'' حذف ہوگئی۔
3. کسی حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا۔ مثلاً **وَالصَّیْف** کو **وَالسَّیْف** پڑھنا۔ ''ص'' کی جگہ ''س'' آگئی۔
4. حرکات وسکنات میں تبدیلی کرنا۔ مثلاً زبر کی جگہ زیر پڑھنا، پیش کی جگہ جزم یا حرکت پڑھنا' جیسے **اَنْعَمْتَ کو اَنَعَمَتَ** پڑھنا۔ جزم کی جگہ بھی زبر پڑھ دی۔

لحن جلی سے قرآن مجید کے معنی میں تبدیلی آجاتی ہے۔ اس لئے اس کا حکم حرام ہے۔ کیوں کہ اس سے معنی کفر وشرک تک پہنچ جاتا ہے۔

لحن خفی کی تعریف: حرفوں کے حسین ہونے کے جو قاعدے مقرر ہیں ان کے خلاف قرآن پڑھنا۔ راء کو پُر پڑھنا ہوتو اس کو باریک پڑھ دیا جائے۔ اس کا حکم مکروہ ہے۔ اس سے آواز کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے۔

- **حروف مستعالیہ:** [خ ص ض غ ط ق ظ] ان کا مجموعہ یہ ہے۔
خُصَّ ، ضَغْطٍ ، قِظْ ان الفاظ کو ہمیشہ موٹا پڑھتے ہیں۔

- **حروف قلقلہ:** قلقلہ کا معنی ہے حرکت دینا جنبش دینا [ق ط ب ج د] ان کا مجموعہ یہ ہے۔ قُطْبُ، جَدٍ ان الفاظ کو ساکن یا وقف کی صورت میں جنبش دے، ہلا کر چھوڑنا چاہیے۔

- **حروف حلقی:** [ء ہ ع ح غ خ] چونکہ یہ حروف حلق سے ادا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو حروف حلقی کہتے ہیں۔ اس کی تین اقسام ہیں۔ اقصی حلق۔ وسطِ حلق۔ ادنی حلق۔ [اس میں یہ ہمزہ اَ۔ اِ۔ اُ۔ بھی شامل ہے]۔

- **حروف یرملون:** [ی ر م ل و ن] ان کے مجموعے کو یَرْمَلُون کہتے ہیں۔

- **حروف صفیریہ:** [ز س ص] صفیر سیٹی کو کہتے ہیں۔ ان حروف کے ادا کرتے وقت سیٹی کی سی آواز پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہیے۔

- **حروفِ مدہ۔** [ا۔ و۔ ی] کھڑا زبر۔ کھڑی زیر۔ اور الٹا پیش بھی حروف مدہ ہیں۔

🔸 آواز کوتھوڑی دیر(ایک سکینڈ) ناک میں ٹھہرنا''غنہ'' کہلاتا ہے۔

غنہ کے مکمل قاعدے توذرہ تفصیلی ہیں۔یہاں پران کا خلاصہ درج کیا جارہا ہے۔

1. نون مشدداورمیم مشدد پرغنہ لازمی ہوگا۔مثلاً اَسۡكِنُوۡهُنَّ، وَاِنَّا ظَنَنَّآ، اَلّٰهُمَّ، فَاَمَّا مَنۡ، اِلَيۡكُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ۔

2. جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی آجائیں تو غنہ نہیں ہوگا۔مثلاً: [اَنۡعَمۡتَ] [مِنۡ هُمۡ] [عَذَابٌ عَظِيۡمٌ] [كُفُوًا اَحَدٌ][عَزِيۡزٌ حَكِيۡم] بلکہ یہاں نون کی آواز کوظاہرکریں گے۔اورفوراًاگلے حرف کو پڑھیں گے اس کو اظہار حلقی کہتے ہیں۔یہ علیدہ سے ایک قاعدہ ہے۔

3. نون ساکن یانون تنوین کے بعد''ل''اور''ر'' آجائیں تو غنہ نہیں کرنا۔مثلاً[مِنۡ رَّبِّهِمۡ] [يَكُنۡ لَّهٗ]

نون تنوین[دوزبر، دوزیراور دوپیش کونون تنوین کہتے ہیں۔یعنی ایسی نون جولکھنے میں نہیں آتی مگرپڑھنے میں آتی ہے۔

4. جب نون ساکن یانون تنوین کے بعد''م''یا''ب'' آئے توغنہ کریں گے ورنہ نہیں۔ مثلاً:[مِنۡ بَعۡدُ] [زَوۡجٍ بَهِيۡجٍ] [اَمَدًا بَعِيۡدًا]۔ایسے موقع پراکثرقرآن میں چھوٹاسا ''م'' لکھا ہوا آجاتا ہے۔اس کواقلاب (بدلنا) کہتے ہیں۔یہ بھی علیدہ سے ایک قاعدہ ہے۔چارحروف میں غنہ نہیں ہوگا۔دُنۡيَا۔قِنۡوَانٌ۔صِنۡوَانٌ۔بُنۡيَانٌ

ادغام: (ملانا)

نون ساکن اور نون تنوین کے بعد اگر حروف یَرْمَلُوْن میں سے کوئی آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔ یعنی نون اس کے بعد والے حرف سے بدل کر دونوں ایک ہو جائیں گے۔ جیسے [مَنْ یُّومِنُ' بَرْقٌ یَّجْعَلُوْنَ' البتہ چار حرفوں میں تو غنہ بھی باقی رہتا ہے جبکہ "ل" اور "ر" میں غنہ ہوتا ہے۔ مثلاً: [مِنْ رَّبِّهِمْ] [مِنْ لَّدُنْهُ]

اخفاء (چھپانا)

اگر نون ساکن یا نون تنوین کے بعد ان پندرہ حروف میں سے کوئی آجائے تو اس نون کی آواز کو چھپاتے ہوئے غنہ کریں۔

حروف اخفاء یہ ہیں: [ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک] جیسے مِنْ قَبْلِ۔ مِنْ شَرِّ۔ اِنْ کَانَ ۔عَنْکُمْ۔ کُنْتُمْ۔مِنْ قَبْلِک۔

مخرج کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہیں نکلنے کی جگہ جن موقعوں سے یعنی جن جگہوں سے حروف ادا ہوتے ہیں ان کو مخارج کہتے ہیں۔ کل انیس مخارج درج کیے گئے ہیں۔

منہ کے اندر کے خلاء کو کہتے ہیں۔ اس سے یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔ [ا۔ و۔ ی] ان

کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ ''واؤ''اور''ی'' جبکہ مدہ ہوں۔

''واؤ'' مدہ

''واؤمدہ'' تب ہوتی جب واؤ ساکن سے پہلے پیش ہو جیسے۔اَلْمَغْضُوْبِ ۔

''ی'' مدہ

''ی مدہ'' اس وقت ہوتی ہے جب ی ساکن سے پہلے زیر ہو مثلاً: نَسْتَعِیْنَ۔اورالف جب خالی ہواوراس سے پہلے زبر ہو۔جیسے ضَرَبْنَا حروف مدہ کو تین سے چار سکینڈ تک لمبا کرتے ہیں۔

② اقصی حلق

یعنی حلق کا پچھلا حصہ سینے کی طرف والا اس سے ہمزہ[''ء''-اَ]اور''ہ'' ادا ہوتے ہیں۔

③ ادنی حلق

یعنی حلق کا وہ حصہ جو منہ کی طرف ہے۔اس سے''غ''اور''خ'' ادا ہوتے ہیں۔

④ وسط حلق

یعنی حلق کا درمیان والا حصہ۔اس سے''ع''اور''ح'' ادا ہوتے ہیں۔

⑤ حروف شجریه

ج۔ش۔ی زبان کا وسط جب اوپر کے تالو سے ٹکر کھائے تو ان سے یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔(''ی'' جب کہ مدہ نہ ہو)

⑥ ق

کوے کے متصل زبان کی جڑ جب اوپر کے تالو سے ٹکر کھائے۔اس سے''ق'' ادا ہوتا ہے۔

""ق"" کے مخرج کے متصل ہی منہ کی جانب ذرہ نیچے ہٹ کر،اس سے ""ک"" ادا ہوتا ہے۔

زبان کی بائیں کروٹ اوپر کی بائیں داڑھوں سے لگے اوراس کی وبریشن محسوس ہو۔
تاہم یہ خاصہ مشکل مخرج ہے۔

زبان کا کنارہ مع کچھ زبان کی کروٹ جب اوپر والے سارے دانتوں کے مسوڑھوں سے تالو کی طرف مائل ہوکر ٹکر کھائے۔

زبان کا کنارہ جب اوپر سامنے والے دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے۔

نون کے مخرج کے قریب ہی ہے مگراس میں پشت زبان کو بھی دخل ہے۔

زبان کی نوک جب اوپر والے سامنے کے دو دانتوں کی جڑ میں لگے۔تو ان سے یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔

زبان کی نوک جب اوپر والے سامنے کے دو دانتوں کے سرے سے ٹکرائے۔

زبان کی نوک جب سامنے والے اوپر نیچے دانتوں کے درمیان آئے۔

اوپر والے دانتوں کی نوک جب نیچے والے ہونٹ کے شکم یعنی اندر والے حصے میں لگے۔

ہونٹوں کے تر حصہ کے مل کر کھلنے سے ادا ہوتی ہے۔

ہونٹوں کے خشک حصہ کے مل کر کھلنے سے ادا ہوتی ہے۔

واؤ متحرک کا مخرج دونوں ہونٹوں کی گولائی کے ناتمام ملنے سے ہے۔ (یعنی مکمل نہیں ملتے)۔

یہ ناک کے بانسہ (ناک کی جڑ میں ہڈی والا حصہ) سے ادا ہوتا ہے۔

1. اگر راء کے نیچے زیر ہو تو باریک پڑھیں گے۔ مثلاً رِجَالٌ۔ وَالْفَجْرِ اور اگر زبر یا پیش ہو تو اس کو پُر یعنی موٹا کر کے پڑھیں گے۔ جیسے رَبُّکَ۔ رُبَمَا۔ قَمَرٌ۔
2. جب راء مشدد یعنی تشدید والی ہو تو بھی اس کی حرکت کو دیکھیں گے اگر زیر ہوگی تو باریک پڑھیں گے مثلاً: دُرِّی اور اگر زبر یا پیش ہوگی تو پُر پڑھیں گے۔ جیسے سِرًّا

3. راء ساکن کی سورت میں پہلے والے حرف کی حرکت کو دیکھیں گے۔ اگر زیر ہے تو باریک ہوگی۔ جیسے اَنْذِرْهُم ۔ فِرْعَوْن اور اگر زبر یا پیش ہوگی تو پُر پڑھیں گے۔ جیسے بَرْق۔ یُرْزَقُوْن۔ اَرْسَلْنٰک۔

تاہم نمبر 3 میں جو ''راء'' باریک بتلائی گئی ہے اس کی تین شرائط ہیں۔ اگر ہوں تو باریک ورنہ پُر پڑھیں گے۔

- راء ساکن سے پہلے ایسی زیر نہ ہو جو پڑھنے میں تو آئے لیکن لکھنے میں آئے۔ مثلاً اِرْجِعُوا ۔اِرْجِعِیْ یہ زیر عارضی ہے، پڑھتے ہیں لکھتے نہیں۔ اس لئے یہ راء پر پڑھی جائے گی۔
- زیر اور راء ایک ہی کلمہ میں ہوا لگ الگ کلمہ میں ہوگی تو پُر پڑھیں گے۔ مثلاً: رَبِ ارْجِعُوْن اَمِ ارْتَابُوا۔
- یہ چار کلمے قرآن میں آتے ہیں۔ ان میں راء پُر پڑھی جائے گی۔ قِرْطَاس ۔اِرْصَادَ۔ لَبِالْمِرْصَادَ ۔فِرْقَه۔ اصولی طور پر تو یہ ''رْ'' باریک بنتی تھی لیکن یہاں پر پڑھیں گے۔

4. اگر راء ساکن سے قبل حرف بھی ساکن ہی ہو تو اس سے پہلے والے حرف کو دیکھو۔ اگر زیر ہے تو باریک' اور اگر زبر یا پیش ہے تو پُر پڑھیں گے۔ مثلاً: وَقَلَّبُوْ لَکَ الْاُمُوْرَ پر ہم وقف کریں تو ''را'' ساکن ہو جائے گی۔ اس سے پہلا حرف پہلے ہی ساکن ہے لہذا اس سے پہلے حرف کو دیکھیں گے۔

5. اگر راء ساکن سے قبل ''ی'' ہو تو پھر پیچھے دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسے باریک ہی پڑھیں گے۔ کیونکہ ''ی'' دو ''زیر'' کے برابر ہوتی ہے۔ مثلاً: الْمَصِیْر ۔قَدِیْر ساکن سے مراد خود ساکن کرنا بھی ہے۔

لفظ اللہ سے پہلے اگر زیر آجائے جیسے لِلّٰه یا بِسمِ اللّٰه تو اس "ل" کو باریک پڑھیں گے۔ مثلاً: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور زبر یا پیش کی صورت میں موٹا پڑھیں گے۔ مثلاً: اَرَادَ اللّٰهُ ۔ رَفَعَهُ اللّٰه یہی قاعدہ اَللّٰهُمَّ کا ہے۔

- زبر، زیر، پیش وغیرہ کو حرکت کہتے ہیں۔
- الف خالی ہوتا ہے۔ جس الف پر زبر، زیر، پیش، حتی کہ جزم بھی آجائے تو وہ ہمزہ کہلاتا ہے۔ لیکن عام طور پر اسے لوگ الف ہی پڑھتے ہیں۔
- ساکن یعنی جزم والا ہمزہ (ءْ ۔ اْ) جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے اور جھٹکے کے لئے سانس اور آواز دونوں کو روک لیا جاتا ہے۔
- جن کیفیتوں یعنی جن حالتوں سے حروف ادا ہوتے ہیں ان کو صفت کہتے ہیں۔ کل سترہ صفات ہیں۔ دس صفات متضادہ اور سات غیر متضادہ ہیں۔ یہ ایک تفصیلی اور غیر ضروری موضوع ہے۔
- قرآن مجید کو پڑھنے کے تین طریقے ہیں۔

① ترتیل	بالکل ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا
② حدر	تیز رفتار میں پڑھنا، جیسے تراویح میں پڑھا جاتا ہے
② تدویر	ترتیل سے تیز اور حدر سے کم رفتار میں پڑھنا جیسے نماز میں پڑھتے ہیں

❁ جب اپنی مرضی سے کسی کلمے پر وقف کرنا ہو تو اس کلمے کے آخری حرف کو ساکن کر دیتے ہیں مثلاً: وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ پر جب وقف کرنا ہو تو اُمُوْرَ کی بجائے اُمُوْرْ پڑھیں گے۔

گول آیت o کے نشان پر ٹھہرنا نہایت ضروری ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا غیر مسنون ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ كَانَ يَقْطَعُ قِرَآتَهٗ قِرَآتَهٗ (ابوداؤد)۔ رسول اللہ ﷺ ہر آیت پر وقف کیا کرتے تھے۔ آیت کو آیت سے ملا کر پڑھنا مصری طریقہ ہے۔ قرون اولی کی کئی صدیوں تک اس طریقہ کو کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ اللہ نے آیت بنائی ہے رکنے کا مقام ہے۔ لیکن محض اپنے فن کا مظاہرہ کیا جاتا ہے حالانکہ تف ہے ایسے علم پر جو حدیث کے خلاف چلنا سکھاتا ہے۔ ترجمہ سے ناواقف کو وقف وہاں کرنا چاہیے جہاں قرآن میں لکھا ہو۔ قرآن کے آخر میں تمام وقف کی علامات کا خاکہ موجود ہوتا ہے۔ اگر سانس ٹوٹ جائے تو پیچھے سے ملا کر پڑھ لینا چاہیے۔ وقف کرتے وقت آواز اور سانس دونوں کو روک لیا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ مسئلہ ''م'' اور ''لا'' کا ہوتا ہے، باقی سب خیر ہے۔

مولّف کی دیگر کتب

ریاض الایمان	ایمان کیا ہے۔ ایمان کی شاخیں۔ ایمان کے تقاضے۔ مومن کے اوصاف۔ ایمان کی کمی بیشی۔ ایمان کو بڑھانے والے اعمال۔ ایمان کو کم کرنے والے اعمال وغیرہ
غلیظ ترین گناہ خوفناک انجام	ہمارے معاشرے میں پھیلی ایک گھمبیر برائی۔ قوم لوط علیہ السلام کا عمل۔ شریعت اسلامیہ میں اس کبیرہ گناہ کی مذمت۔ واقعہ لوط علیہ السلام۔ حدود اللہ کا بیان۔
ریاض الشباب	نوجوانوں کی بڑی بڑی خرابیاں۔ جس میں آج کا گھبرو اور کڑیل نوجوان بُری طرح گھر چکا ہے۔ نوجوانوں کا ایسا باغ جس میں داخل ہو کر اللہ کی جنتوں کا وارث بنا جا سکتا ہے۔
ریاض الاطفال	بچے قوم کے معمار ہوتے ہیں۔ اگر ان کی اصلاح ہو جائے تو ہمارا معاشرہ سدھر سکتا ہے۔ بچوں کو بچوں والے انداز میں سمجھانے کی ایک فکر انگیز کاوش۔

جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت

کسی کلمہ گو سے بزور قوت لڑنا جائز نہیں

اسلام کے دو سنہری اصول

حفظ القرآن کس کس کی کیا ذمہ داری؟

سنن مجورہ

نماز کی اہمیت

مختصر اور آسان تجوید